تاریخ دارالعلوم دیوبند

مولانا ضیاء الرحمٰن جالندھری

دارالعلوم دیوبند کا قیام ۱۵/ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں ہوا اور ۱۵/ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ میں دارالعلوم اپنی عمر کے "۱۵۰" سال پورے کر چکا ہے۔

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب:......دارالعلوم دیوبند کی ہمہ جہتی خدمات کا انکار کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی روزِ روشن میں یہ کہے کہ مجھے وجودِ آفتاب کی دلیل دو۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب، لیکن اس کے باوجود اگر کوئی انکار کرتا چلا جائے تو اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

دیوبند، سرزمینِ دارالعلوم:......دیوبند اور دارالعلوم دیوبند میں چولی دامن کا ساتھ ہے، دارالعلوم کا دیوبند سے گہرا تعلق اور رابطہ ہے، دیوبند کی تاریخ دارالعلوم کے مجد وشرف کا ایک حصہ ہے، دیوبند ایک بہت پرانی آبادی ہے، یہ نام "دِیُوی" اور "بَن" سے مرکب ہو کر بنا ہے، پہلے دیوی بن بولا جاتا تھا، پھر کثرت استعمال سے دِیُبَن بولا جانے لگا، بعد ازاں تصرف متکلمین سے دیوبند نام ہو گیا۔

دیوبند شمالی ہندوستان میں ۲۹ درجے ۵۸ دقیقے عرض البلد اور ۷۷ درجے ۳۵ دقیقے طول البلد پر واقع ہے، دیوبند کے جنوب مغرب سے نادرن ریلوے گزرتی ہے، دیوبند کا ریلوے اسٹیشن دہلی سے شمال کی جانب ۱۴۴ کیلومیٹر پر ہے، صوبہ اُتر پردیش میں دیوبند ضلع سہارنپور کی ایک تحصیل ہے۔

دارالعلوم کا افتتاح:......۱۲۸۳ھ بمطابق ۱۸۶۶ء برصغیر کے مسلمانوں کے لئے وہ مبارک ومسعود سال ہے جس میں شمالی ہند کی اس قدیم تاریخی بستی میں ان کی دینی وعلمی اور ملی وتہذیبی زندگی کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ ۱۵/ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق یکم/ جون ۱۸۶۶ء/ ۱۹/ جیٹھ ۱۹۲۳ بکری بروز جمعرات چھتے کی قدیم مسجد کے کھلے صحن میں انار

کے ایک چھوٹے سے درخت کے سائے میں نہایت سادگی کے ساتھ کسی رسمی تقریب یا نمائش کے بغیر دارالعلوم کا افتتاح عمل میں آیا، حضرت مولانا ملاّ محمود دیوبندیؒ م ۱۳۰۴ھ (تلمیذ رشید حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ) وجو علم وفضل میں بلند پایہ عالم تھے مدرس مقرر کیا گیا، شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ م ۱۳۳۹ھ دارالعلوم کے وہ اولین شاگرد تھے جنہوں نے استاد کے سامنے کتاب کھولی، یہ عجیب اتفاق ہے کہ استاد اور شاگرد دونوں کا نام محمود تھا، اس وقت رب السمٰوات والارض کے التفات اور چشم کرم پر بھروسہ کرنے کے سوا اور کوئی ظاہری ساز وسامان نہ تھا، اخلاص وخدمتِ دین اور توکل علی اللہ کے جذبات کے سوا ہر سرمائے سے ان حضرات کا دامن خالی تھا، چنانچہ اس بے سروسامانی کے ساتھ افتتاح عمل میں آیا کہ نہ کوئی عمارت موجود تھی اور نہ طلباء کی جماعت، صرف ایک طالبِ علم اور ایک استاد، یہ تھی کل کائنات اس ادارے کی جو آج کل ''از ہر ہند دارالعلوم دیوبند'' کے نام سے پوری دنیا میں مشہور ومعروف ہے۔

بانیانِ دارالعلوم دیوبند''اکابرِ ستہ'':...... جو حضرات شروع سے دارالعلوم کے قیام اور اس کے نظام کو چلانے میں شریک رہے اُنکے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱)...... حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی نانوتویؒ م ۱۲۹۷ھ

(۲)...... حضرت مولانا محمد یعقوب صدیقی نانوتویؒ م ۱۳۰۲ھ (اول صدر المدرسین وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند)

(۳)...... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۰۸ھ (خلیفہ ارشد حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ)

(۴)...... حضرت مولانا ذوالفقار علی عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۲۲ھ (والد ماجد حضرت شیخ الہندؒ)

(۵)...... حضرت مولانا فضل الرحمٰن عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۲۵ھ (والد ماجد علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندیؒ)

(۶)...... حضرت حاجی سید محمد عابد دیوبندیؒ م ۱۳۳۱ھ (اول مہتمم دارالعلوم دیوبند)

دارالعلوم کا مسلک:...... دارالعلوم کی تحریروں میں اس کے مسلک کی یہ تشریح کی گئی ہے:

دارالعلوم دیوبند کا مسلک اہل سنت والجماعت، حنفی مذہب اور اس کے مقدس بانیوں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے مشرب کے موافق ہوگا۔

دارالعلوم کا شجرہ حدیث:...... اکابرِ دارالعلوم کے سلسلے میں سرِ فہرست جو شخصیت آتی ہے وہ حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی ذات گرامی ہیں، برِ صغیر میں اس وقت علومِ دینیہ اور بالخصوص علمِ حدیث کے جس قدر سلسلے مروّج اور موجود ہیں تقریباً ان سب کا آغاز شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے ہوتا ہے، میں یہاں دارالعلوم کے قیام سے اب تک جو حضرات صدر مدرس یا شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے ہیں، ان کے اسمائے گرامی پیش کروں گا، یعنی وہ حضرات جن کے زیر درس صحیح بخاری شریف رہی:

نمبر شمار	اسمائے گرامی	مدت
۱	حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی عن شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلوی عن شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی عن شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی عن حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ احمد محدث دہلوی	۱۲۸۳ھ تا ۱۳۰۲ھ
۲	حضرت مولانا سید احمد دہلوی عن شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلوی	۱۳۰۲ھ تا ۱۳۰۷ھ
۳	حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی عن مولانا محمد قاسم نانوتوی	۱۳۰۷ھ تا ۱۳۳۳ھ
۴	حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری عن مولانا محمود حسن دیوبندی	۱۳۳۳ھ تا ۱۳۴۶ھ
۵	حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی عن مولانا محمود حسن دیوبندی	۱۳۴۶ھ تا ۱۳۷۷ھ
۶	حضرت مولانا سید فخر الدین احمد مرادآبادی عن مولانا محمود حسن دیوبندی	۱۳۷۷ھ تا ۱۳۹۱ھ
۷	حضرت مولانا شریف حسن دیوبندی عن مولانا سید حسین احمد مدنی	۱۳۹۱ھ تا ۱۳۹۷ھ
۸	حضرت مولانا نصیر احمد خان بلند شہری عن مولانا سید محمد اعزاز علی امروہی عن مولانا محمود حسن دیوبندی	۱۳۹۷ھ تا ۱۴۲۹ھ
۹	حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری عن مولانا سید فخر الدین احمد مرادآبادی	۱۴۲۹ھ تا حال

دارالعلوم دِنوں اور ماہ وسال کی تعداد میں:

دن	۵۳۱۵۵	ترپین ہزار ایک سو پچپن
ماہ	۱۸۰۰	ایک ہزار آٹھ سو
سال	۱۵۰	ایک سو پچاس سال

علمائے مشاہیر دارالعلوم دیوبند:......اگر برِ صغیر میں گزشتہ ''۱۵۰'' سال کی علمی، دینی، ملی اور سیاسی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکابر علمائے دارالعلوم دیوبند نے کس طرح کتاب وسنت کی حفاظت کا اہم ترین فرض ادا کیا ہے، علمائے دارالعلوم دیوبند نے اس دور میں جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں اور فرزندانِ رشید پیدا کئے ہیں وہ بلاشبہ اپنی مثال آپ ہیں، ذیل میں چند مشہور ومعروف ابنائے دارالعلوم دیوبند کے نام پیش ہیں، جس سے اندازہ ہوسکے گا کہ دارالعلوم دیوبند کے بطن سے کیسے افراد نے جنم لیا:

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ م ۱۳۳۹ھ، شیخ المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ م ۱۳۴۶ھ، مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ م ۱۳۱۵ھ، مولانا احمد حسن کانپوریؒ م ۱۳۲۲ھ، مولانا عبدالواحد حولویؒ م ۱۳۲۵ھ، مولانا میر باز خان تھانویؒ

م ۱۳۲۵ھ، مولانا سید احمد حسن امروہیؒ م ۱۳۳۰ھ، مولانا عبدالعلی میرٹھیؒ، مولانا عبدالحمید مدار شاہیؒ م ۱۳۳۸ھ، مولانا امین الدین دہلویؒ م ۱۳۳۸ھ، مولانا صوفی عزیز الرحمٰن بابونگریؒ م ۱۳۳۹ھ، مولانا ناظر حسن عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۴۱ھ، مولانا عبدالحق پورقاضویؒ م ۱۳۴۲ھ، مولانا عبداللہ انصاری انبہٹویؒ، مولانا صدیق احمد انبہٹویؒ م ۱۳۴۴ھ، مولانا حکیم محمد حسن عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۴۵ھ، مولانا حافظ محمد احمد قاسمی دیوبندیؒ م ۱۳۴۷ھ، مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۴۷ھ، مولانا ابومحمد احمد الدین چکوالیؒ م ۱۳۴۷ھ، مولانا عبدالمومن عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۴۷ھ، مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۴۸ھ، مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ م ۱۳۵۲ھ، مولانا حافظ محمد یسین دیوبندیؒ م ۱۳۵۵ھ، مولانا سید احمد مدنیؒ م ۱۳۵۸ھ، مولانا ضمیر الدین احمد زوابیلیؒ م ۱۳۵۹ھ، مولانا حبیب اللہ جاریویؒ م ۱۳۶۱ھ، مولانا احمد شیر ہزارویؒ م ۱۳۶۱ھ، مولانا فتح محمد تھانویؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ م ۱۳۶۲ھ، مولانا مفتی ریاض الدین بجنوریؒ م ۱۳۶۲ھ، مولانا عبیداللہ سندھیؒ م ۱۳۶۳ھ، مولانا محمد یسین خان سرہندی ثم بریلویؒ م ۱۳۶۳ھ، مولانا حافظ افاض الدین صاحبؒ م ۱۳۶۳ھ، مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ م ۱۳۶۳ھ، مولانا میاں سید اصغر حسین دیوبندیؒ م ۱۳۶۴ھ، مولانا محمد میاں منصور انصاریؒ م ۱۳۶۵ھ، مولانا عبدالسمیع دیوبندیؒ م ۱۳۶۶ھ، مولانا عبدالرحمٰن امروہیؒ م ۱۳۶۷ھ، مولانا محمد سہول بھاگلپوریؒ م ۱۳۶۷ھ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ م ۱۳۶۷ھ، مولانا عرفان پشاوریؒ، علامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ م ۱۳۶۹ھ، مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ م ۱۳۶۹ھ، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ م ۱۳۷۱ھ، مولانا احسان اللہ خان تاجور نجیب آبادیؒ م ۱۳۷۱ھ، مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ م ۱۳۷۲ھ، مولانا حکیم محمد اسحٰق کٹھوریؒ م ۱۳۷۴ھ، مولانا اعزاز علی امروہیؒ م ۱۳۷۴ھ، مولانا سعید احمد سندہیؒ م ۱۳۷۵ھ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ م ۱۳۷۵ھ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ م ۱۳۷۶ھ، مولانا حسین احمد مدنیؒ م ۱۳۷۷ھ، مولانا محمد یعقوب جیرویؒ م ۱۳۷۷ھ، مولانا مفتی اسمٰعیل بسم اللہ سورتیؒ م ۱۳۷۹ھ، مولانا احمد سعید دہلویؒ م ۱۳۸۰ھ، مولانا حکیم عبدالعلی لکھنویؒ م ۱۳۸۰ھ، مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ م ۱۳۸۰ھ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ م ۱۳۸۱ھ، مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ م ۱۳۸۲ھ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ م ۱۳۸۲ھ، مولانا محمد بن موسیٰ افریقیؒ م ۱۳۸۲ھ، مولانا مفتی فقیر اللہ جالندھریؒ م ۱۳۸۲ھ، مولانا عبدالرشید نسیم طالوت ڈیرویؒ م ۱۳۸۲ھ، مولانا ظہور احمد عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۸۳ھ، مولانا عبدالشکور دیوبندیؒ م ۱۳۸۳ھ، مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ م ۱۳۸۵ھ، مولانا بشیر احمد خان بلند شہریؒ، مولانا عبدالرحمٰن کیمل پوریؒ م ۱۳۸۵ھ، مولانا عبدالخالق شورکوٹیؒ م ۱۳۸۶ھ، مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ م ۱۳۸۷ھ، مولانا شاہ وصی اللہ اعظمیؒ م ۱۳۸۷ھ، مولانا شبیر علی تھانویؒ م ۱۳۸۸ھ، مولانا مفتی محمود احمد نانوتویؒ م ۱۳۸۸ھ، مولانا شمس الحق فرید پوریؒ م ۱۳۸۸ھ، مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ م ۱۳۸۸ھ، مولانا محمد یوسف شاہ کشمیریؒ میرواعظ م ۱۳۸۹ھ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ م ۱۳۹۰ھ، مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ م ۱۳۹۰ھ، مولانا

نورالدین بہاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ م۱۳۹۱ھ، مولانا محمد رسول خان ہزارویؒ م۱۳۹۱ھ، مولانا نادر الزمان عالپوریؒ م۱۳۹۱ھ، مولانا قاری عبدالعزیز شوقی انبالویؒ م۱۳۹۱ھ، مولانا حافظ عبدالمجید اعمی فیصل آبادیؒ م۱۳۹۱ھ، مولانا سید فخر الدین احمد مراد آبادیؒ م۱۳۹۲ھ، مولانا شائق احمد عثمانی بھاگلپوریؒ، مولانا نذیر احمد مراد پوریؒ م۱۳۹۳ھ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ م۱۳۹۴ھ، مولانا ظفر احمد عثمانی دیوبندیؒ م۱۳۹۴ھ، مولانا مفتی بشیر احمد پسروریؒ م۱۳۹۴ھ، مولانا سید محمد میاں دیوبندیؒ م۱۳۹۵ھ، مولانا فاروق احمد بہاولپوریؒ م۱۳۹۵ھ، مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہاں پوریؒ، مولانا مفتی فیض اللہ صاحبؒ م۱۳۹۶ھ، مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندیؒ م۱۳۹۶ھ، مولانا اطہر علی بنگالیؒ م۱۳۹۶ھ، مولانا پروفیسر انوارالحسن شیرکوٹیؒ م۱۳۹۶ھ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ م۱۳۹۷ھ، مولانا شریف حسن دیوبندیؒ م۱۳۹۷ھ، مولانا نور احمد دھورنگیؒ م۱۳۹۸ھ، مولانا عبدالہادی دین پوریؒ م۱۳۹۸ھ، مولانا عبداللہ بہلویؒ م۱۳۹۸ھ، مولانا بادشاہ گل پشاوریؒ م۱۳۹۸ھ، مولانا مفتی محمد یوسف اسلام آبادی فتحپوری، مولانا محمد یونس صاحب، مولانا شاہ محمد ہارون بابونگریؒ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ م۱۴۰۰ھ، مولانا غلام اللہ خان ہزارویؒ م۱۴۰۰ھ، مولانا مفتی محمود ڈیرویؒ م۱۴۰۰ھ، مولانا عبدالقیوم گہیرویؒ م۱۴۰۱ھ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ م۱۴۰۱ھ، مولانا سید منت اللہ رحمانی مونگیریؒ، مولانا مفتی محی الدین بنگالیؒ م۱۴۰۱ھ، مولانا شاہ عبدالوہاب صاحبؒ م۱۴۰۲ھ، مولانا محمد متین خطیب دیوبندیؒ م۱۴۰۲ھ، مولانا مفتی محمد خلیل سرگودھویؒ م۱۴۰۲ھ، مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ م۱۴۰۲ھ، مولانا قاری محمد طیب قاسمی دیوبندیؒ م۱۴۰۳ھ، مولانا مفتی احمد الحق شوابلی، مولانا شمس الحق افغانیؒ م۱۴۰۳ھ، مولانا مفتی عتیق الرحمن عثمانی دیوبندیؒ م۱۴۰۴ھ، مولانا سید نورالحسن شاہ بخاریؒ م۱۴۰۴ھ، مولانا قاضی شمس الدین گوجرانوالہؒ م۱۴۰۵ھ، مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ م۱۴۰۵ھ، مولانا عبیداللہ انور لاہوریؒ م۱۴۰۵ھ، مولانا مفتی عبدالحکیم سکھرویؒ م۱۴۰۶ھ، مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی جالندھریؒ م۱۴۰۶ھ، مولانا محمد ازہر شاہ قیصر کشمیریؒ م۱۴۰۶ھ، مولانا قاری فتح محمد پانی پتیؒ م۱۴۰۷ھ، مولانا محمد طاہر پنج پیر مردانیؒ م۱۴۰۷ھ، مولانا سید حامد میاں لاہوریؒ م۱۴۰۸ھ، مولانا عبدالحق اکوڑویؒ م۱۴۰۹ھ، مولانا محمد مالک کاندھلویؒ م۱۴۰۹ھ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ م۱۴۰۹ھ، مولانا عزیر گل پشاوریؒ م۱۴۱۰ھ، مولانا محمد شریف کشمیریؒ م۱۴۱۰ھ، مولانا مفتی علی محمد جتوئیؒ "کبیر والا" ۱۴۱۲ھ، مولانا محمد مسیح اللہ خان شروانیؒ م۱۴۱۳ھ، مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ م۱۴۱۳ھ، مولانا گلستان خان المعروف جمال الدین مردانیؒ م۱۴۱۴ھ، مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ م۱۴۱۵ھ، مولانا محمد شفیع ہوشیار پوریؒ م۱۴۱۶ھ، مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ م۱۴۱۸ھ، مولانا محمد عمر پالن پوریؒ م۱۴۱۸ھ، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ م۱۴۲۰ھ، مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ م۱۴۲۱ھ، مولانا محمد اجمل خان لاہورؒ م۱۴۲۳ھ، مولانا قاضی مظہر حسین چکوالیؒ م۱۴۲۴ھ، مولانا مفتی غلام قادر خیر پور ٹامیوالیؒ م۱۴۲۸ھ، مولانا سید محمد امین شاہ مخدوم پور پہوڑاںؒ م۱۴۲۸ھ، مولانا

مفتی رشید احمد لدھیانویؒ م۱۴۲۲، مولانا محمد سرفراز خان صفدر ہزارویؒ م۱۴۳۰ھ، مولانا نصیر احمد خان بلند شہریؒ م۱۴۳۱ھ، مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریفؒ م۱۴۳۱ھ، مولانا صدیق احمد چاٹگامیؒ، مولانا عبیداللہ امرتسری لاہوری، مولانا محمد انظر شاہ کشمیریؒ، مولانا اسعد مدنیؒ م۱۴۲۷ھ مولانا قاری محمد سالم قاسمی دیوبندی مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند، مولانا قاری محمد آصف قاسمی (کراچی)، مولانا قاری جلیل الرحمٰن عثمانی دیوبندی، مولانا مفتی فضیل الرحمٰن عثمانی دیوبندی، مولانا سلیم اللہ خان کراچوی، مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا محمد سفیان قاسمی دیوبندی نائب مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند، مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، مولانا عبدالحق اعظم گڑھی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا نعمت اللہ اعظم گڑھی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا ارشد مدنی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا عبدالخالق مدراسی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا حبیب الرحمٰن اعظم گڑھی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا قمر الدین گورکھ پوری استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا ریاست علی بجنوری استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا مجیب اللہ گونڈوی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا محمد عثمان منصور پوری استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا مفتی محمد امین پالن پوری استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا مفتی عبدالرؤف غزنوی استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، مولانا مفتی محمد شوکت دیوبندی، مولانا محمد شکیب قاسمی دیوبندی،

☆......☆......☆

میں مدرسہ کو ہر مرکز سے بڑھ کر مستحکم، طاقت ور، زندگی کی صلاحیت رکھنے والا اور حرکت و نمو سے لبریز سمجھتا ہوں، اس کا ایک سرا نبوت محمدیؐ سے ملا ہوا ہے، دوسرا اس زندگی سے، وہ نبوت محمدیؐ کے چشمۂ حیواں سے پانی لیتا ہے اور زندگی کے ان کشت زاروں میں ڈالتا ہے، وہ اپنا کام چھوڑ دے تو زندگی کے کھیت سوکھ جائیں اور انسانیت مرجھانے لگے، نہ نبوت محمدی کا دریا پایاب ہونے والا ہے، نہ انسانیت کی پیاس بجھنے والی ہے، نہ نبوت محمدیؐ کے چشمۂ فیض سے بخل اور انکار ہے، نہ انسانیت کے کاسۂ گدائی کی طرف سے استغنا کا اظہار، ادھر سے **انما انا قاسم واللہ یعطی** کی صدائے مکرر ہے، تو ادھر سے **ھل من مزید، ھل من مزید** کی فغان مسلسل بے شمار، زندگی کے تغیرات بیشمار، زندگی کی ضرورتیں بیشمار، زندگی کی غلطیاں بیشمار، زندگی کی لغزشیں بیشمار، زندگی کے فریب بیشمار، زندگی کے رہزن بے شمار، زندگی کی تمنائیں بیشمار، زندگی کے حوصلے بیشمار، مدرسہ نے جب زندگی کی رہنمائی اور دستگیری کا ذمہ لیا تو اسے اب فرصت کہاں؟ دنیا میں ہر ادارہ، ہر مرکز اور ہر فرد کو راحت اور فراغت کا حق ہے، اس کو اپنے کام سے چھٹی مل سکتی ہے، مگر مدرسہ کو چھٹی نہیں، دنیا میں ہر مسافر کے لئے آرام ہے، لیکن اس مسافر کے لئے راحت حرام ہے! اگر زندگی میں ٹھہراؤ ہو، سکون اور وقوف ہو، تو حرج نہیں کہ مدرسہ بھی چلتے چلتے دم لے لے، لیکن جب زندگی رواں دواں ہے تو مدرسہ میں جمود اور تعطل کی گنجائش کہاں ہے، اس کو قدم قدم پر زندگی کا جائزہ لینا ہے، بدلتے ہوئے حالات میں احکام دینے ہیں، ڈگمگاتے ہوئے پیروں کو جمانا ہے، وہ زندگی سے پیچھے رہ جائے یا تھک کر بیٹھ جائے، یا کسی منزل پر قیام کرلے، یا اس کو کوئی مقام خوش آجائے تو زندگی کی رفاقت اور قیادت کون کرے، سرود ازلی اور پیغام محمدیؐ اسے کون سنائے، مدرسہ کا تعطل، قیادت سے کنارہ کشی، کسی منزل پر قیام، خودکشی کا مرادف اور انسانیت کے ساتھ بیوفائی کا ہم معنی ہے اور کوئی خود شناس اور فرض آشنا مدرسہ اس کا تصور نہیں کرسکتا۔